سوال

ہر معاف کر دینا (42)

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یک عورت نے حالتِ صحت میں فیما بینھا وبین اللہ خاوند کو اطلاع دے کر اپنا مہر بخشش دیا، مگر اپنے اقارب کے خوف سے اظہار نہ کیا۔ آخر وہ جب بیمار ہوئی تو حالتِ بیماری میں چند گواہوں کے روبرو اپنے واقعہ سابقہ کا ذکر کر کے تحریر لکھوادیا کہ میں بحالتِ صحت مہر معاف کر چکی ہوں۔ کیا اس صورت میں مہ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ں صورت میں مسماۃ مذکورہ کا بحالت صحت میں فیما بینھا وبین اللہ اپنا مہر معاف کر دینا جائز و درست ہے اور بحالت مرض اس کا یہ اقرار کرنا کہ میں بحالت صحت معاف کر چکی ہوں، بھی جائز و درست ہے۔

ن طِبنَ لَكُم عَن شَىءٍ مِنهُ نَفسًا فَكُلوهُ هَنيـًٔا مَريـًٔا ﴿٤﴾ النساء

ں اگر وہ خود اپنی خوشی سے کچھ مہر چھوڑ دیں تو اسے شوق سے خوش ہو کر کھاؤ۔''

لد (۳) صفحہ (۷۹) میں ہے:

''قال الحسن: أحق ما یصدق بہ الرجل آخر یوم من الدنیا وآخر یوم من الآخرۃ، وقال إبراھیم والحکم: إذا أبرأ الوارث من الدین برئ، قال الشعبی: إذا قالت المرأۃ عند موتھا: إن زوجی قضانی وقضیت منہ جاز، وقد قال النبی ﷺ: إیاکم والظن فإن الظن أکذب الحدیث'' انتھی (صحیح البخاري ۱۰۰۸۳)

ب سے بڑا سچ وہ ہے جو آدمی دنیا کے آخری وقت میں کہے اور آخرت کے آخری دن میں۔ ابراہیم اور حکم نے کہا ہے: جب وارث قرض سے بری کر دے تو وہ بری ہو جاتا ہے اور شعبی نے کہا ہے: جب عورت نے اپنی موت کے وقت کہا کہ میرے شوہر نے میرے ساتھ معاملہ پورا کیا اور میں نے اس سے

''وفی فتح الباري جلد ۴ صفحہ ۲۵: و''احتج من أجاز مطلقا بما تقدم عن الحسن أن التھمۃ فی حق المحتضر بعیدۃ، وبالفرق بین الوصیۃ والدین، لأنھم اتفقوا علی أنہ لو أوصی فی صحتہ لوارثہ بوصیۃ، وأقر لہ بدین ثم رجع، أن رجوعہ من الإقرار لا یصح، بخلاف الوصیۃ فیصح رجوعہ عنھا، واتفقوا علی أن المریض إذا أقر لوارث صح إقرارہ مع أنہ یتھ

''حسن کے مذکورہ اثر کی بنا پر دلیل پکڑی ہے کہ یہ مطلق جائز ہے، کیونکہ محتضر کے حق میں تہمت بعید ہے اور اس لیے بھی کہ وصیت اور قرض کے مابین فرق ہے۔ کیونکہ یہ لوگ اس بات پر متفق ہیں کہ اگر اس نے اپنی صحت کی حالت میں اپنے وارث کے لیے کوئی وصیت کی ہے یا اس کے کسی قرض کا اقرار کیا

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ مقالات، وفتاویٰ

محدث فتویٰ